اکابرین اہل سنت و جماعت کی کتب کی روشنی میں
حسینیت اور یزیدیت کی پہچان کرانے والی ایک محقق تحریر۔
حسینیت اور یزیدیت
ازقلم
شبیر احمد راج محلی
ناشر
غلامان اہل بیت کمیٹی راج محل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حسینیت اور یزیدیت

از قلم
شبیر احمد راج محلی

ناشر
غلامان اہل بیت کمیٹی راج محل

عشرہ محرم میں یہ کام کیا جائے!

از قلم شبیر احمد راج محلی

قارئین حضرات! ویسے تو امام حسین رضی اللہ عنہ اور تمام شہدائے کربلا کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے بہت سارے نیک کام ہیں جس کا کرنا باعث اجر وثواب ہے لیکن آپ حضرات کے لیے چند نیک کاموں کو درج کیا جارہا ہے اکابرین اہل سنت وجماعت کی عبارات کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں! اور ماہ محرم الحرام میں ان پر عمل کریں! اللہ کے کرم سے امام حسین رضی اللہ عنہ اور تمام شہدائے کربلا ضرور خوش ہوں گے۔

(۱) محرم کے مہینہ میں آپ جتنا چاہیں نفلی روزہ رکھیں بہت ثواب ہے خاص کر دس محرم کے دن روزہ رکھیں اور بہتر یہ ہے دس اور نو محرم کا روزہ رکھیں، حدیث شریف میں آیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

مَنْ صَامَ یَوْمَ عَرَفَةَ کَانَ لَهُ کَفَّارَةُ سَنَتَیْنِ، وَمَنْ صَامَ یَوْمًا مِنَ الْمُحَرَّمِ فَلَهُ بِکُلِّ یَوْمٍ ثَلَاثُونَ یَوْمًا۔

یعنی: جس نے یوم عرفہ کا روزہ رکھا یہ اس کے لیے دو سالوں کے گناہوں کا کفارہ ہے اور جس نے محرم کے (مہینہ میں) ایک دن کا روزہ رکھا اس کے لیے ایک دن کے بدلے میں تیس دنوں (کے روزہ رکھنے) کا ثواب ہے۔

(المعجم الصغیر للطبرانی ج ۲ ص ١٦٤؛ حدیث نمبر ۹٦۳ ۔ بَابُ الْمِیمِ ۔ مَنِ اسْمُهُ مُحَمَّدٌ : وتفسیر رازی ج ١٦؛ ص ٤۲ تحت ۔ سورۃ التوبۃ آیۃ ۳٦)

اور خاص کر یوم عاشورہ (یعنی دس محرم الحرام) کے روزے کی فضیلت بیان کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صِیَامُ یَوْمِ عَاشُورَاءَ، إِنِّی أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ یُکَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِی قَبْلَهُ

یعنی: مجھے اللہ تعالیٰ پر گمان ہے کہ عاشورہ (یعنی دس محرم) کا روزہ ایک سال قبل کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ۔ج۱؛ص ۵۵۳؛حدیث نمبر ۱۷۳۸)

اور نو محرم کے روزہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لئن بقيت الى قابل لاصومن التاسع

یعنی: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر میں آئندہ سال میں زندہ رہا تو ضرور میں (محرم کی) نو تاریخ کا بھی روزہ رکھوں گا۔

(صحیح مسلم کتاب الصیام باب یوم عاشوراء)

(۲) محرم الحرام کے دس دنوں میں حضرت شہزادہ گلگوں قبا امام حسین شہید کربلا و دیگر شہدائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نام پاک پر جس قدر ہو سکے تصدق و ایصال ثواب کریں۔

(۳) محرم الحرام کا مہینہ اگر" گرمیوں میں (آئے تو) ان کے (یعنی شہدائے کربلا کے) نام پر شربت پلائیں (اگر محرم الحرام) جاڑے میں (آئے تو شہدائے کربلا کے نام پر لوگوں کو) چائے پلائیں (اور اپنی حیثیت کے مطابق کھانا، کھچڑا، پلاؤ، فرنی (وغیرہ) پر شہدائے کربلا کے نام کی فاتحہ دلا کر لوگوں کو کھلائیں، برادری میں بانٹیں، محتاجوں، فقیروں، مسکینوں، غریبوں کو بھی کھلائیں اور اپنے گھر والوں کو بھی کھلائیں (یہ) سب خیر (کا کام) ہے (ثواب کا کام ہے)

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ مترجم جلد ۲۴؛ص ۴۹۳)

(۴) ایک محرم الحرام سے دس محرم الحرام تک کثرت کے ساتھ ذکر امام حسین اور ذکر شہدائے کربلا کی محفلوں کا محلوں میں مدرسوں میں مساجد میں اہتمام کریں! حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:۔ بے شک بے شبہ حضرات امامین سیدین شہیدین حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاک ذکر مبارک کی مجلس متبرکہ اہل سنت

کا طریقہ رضیہ رسم محمودہ مرضیہ ہے۔ محبوبان خدا و پیشوایان دین حبیب کبریا علیہ التحیۃ والثنا کا ذکر مسلمانوں کے دین میں ذکر خدا ہی ہے۔

(فتاویٰ مصطفویہ ص ۱۴۴ برکاتی پبلشرز کراچی؛ بحوالہ محرم الحرام اور عقائد ونظریات ۱۳۷)

یاد رہے! فضیلت حسین رضی اللہ عنہ اور ذکر شہدائے کربلا مستند کتابوں سے معتبر روایت کی روشنی میں بیان کیا جائے۔

(۵) دس محرم الحرام کو خاص طور پر غسل کریں! علامہ احمد یار خان نعیمی اشرفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:۔ دس محرم الحرام کو غسل کرے تو تمام سال ان شاء اللہ عزوجل بیماریوں سے امن میں رہے گا کیونکہ اس دن آب زم زم تمام پانیوں میں پہنچتا ہے۔

(اسلامی زندگی، بحوالہ تفسیر روح البیان پ ۱۲؛ سورۃ الھود؛ تحت آیت ۳۸؛)

(۶) دس محرم الحرام کو خاص طور سے آنکھوں میں سرمہ لگائیں! کیونکہ جو دسویں محرم کو سرمہ لگائے گا تو ان شاء اللہ تعالیٰ سال بھر اس کی آنکھیں نہ دکھیں گی

(اسلامی زندگی بحوالہ تفسیر روح البیان ص ۱۳۱؛ مکتبۃ المدینہ کراچی بحوالہ محرم الحرام اور عقائد ونظریات ص ۱۳۸)

(۷) ایک محرم الحرام سے دس محرم الحرام تک کثرت کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کا اہتمام کریں ہو سکے تو دس محرم تک ایک مکمل قرآن مجید کی تلاوت کرلیں ورنہ جتنا ممکن ہو تلاوت کریں اور شہدائے کربلا کو ایصال ثواب کریں اور ہو سکے تو شہدائے کربلا کے نام سے اپنے گھروں میں قرآن خوانی کا بھی اہتمام کریں!

(۸) دس محرم الحرام یعنی عاشورہ کے دن چار رکعت نفل نماز ادا کریں! کتاب غنیۃ الطالبین جس کتاب کو حضور غوث اعظم حضور عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ کی کتاب کہا جاتا ہے جسکا ترجمہ سنی وغیر سنی نے بھی کیا اس میں لکھا ہے کہ:۔ جو شخص یوم عاشورہ (یعنی دس محرم الحرام) کے دن چار رکعتیں (نفل نماز) اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں ایک بار سورۃ فاتحہ اور پچاس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے پچاس برس گزشتہ اور پچاس سال بعد کے گناہ

بخش دیتا ہے۔اور اوپر کی دنیا میں (یعنی جنت میں)اس کے لیے ایک ہزار نورانی محل بنائے گا۔دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ زلزال،سورہ الکافرون اور سورہ اخلاص ایک ایک بار پڑھیں! چار رکعت مکمل کرنے کے بعد فراغت ستر بار بارگاہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم درود بھیجیں!

(غنیۃ الطالبین اردو ص ۵۳۳ ؛ فضائل یوم عاشورہ؛ مترجم علامہ صدیق ہزاروی سعیدی۔ناشر فرید بک سٹال لاہور)

عشرہ محرم اور مخدوم اشرف رضی اللہ عنہ

سلطان التارکین غوث العالم حضرت سید مخدوم اشرف سمنانی چشتی رضی اللہ عنہ محرم الحرام کے عشرہ میں کیا عمل فرماتے وہ سننے اور پڑھنے اور عمل کے لائق ہے جس کا فقدان آج ہمارے معاشرے میں پایا جارہا ہے کاش! ہم مسلمان بھی یہ عمل ماہ محرم الحرام میں شروع کردیں تو دین و دنیا بھی بن جائے اور عاقبت بھی اچھی ہوجائے اب ملاحظہ کریں آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل عشرہ محرم میں کیسا تھا چنانچہ: حضرت قدوۃ الکبریٰ سید مخدوم اشرف رضی اللہ عنہ کی مستقل عادت شریفہ تھی کہ محرم کے عشرے میں ''ایک محرم سے دس محرم تک عاشورا کرتے تھے'' یہاں میری ناقص رائے کے مطابق عاشورا مناتے مطلب اپنی خانقاہ شریف ہی میں شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ کو یاد کرکے دسوں دن خانقاہ شریف ہی میں قیام فرماتے ''کبھی ایسا بھی ہوتا کہ مخدوم اشرف رضی اللہ عنہ عشرہ محرم میں'' اپنے اصحاب کی موافقت کرتے ان کے ساتھ دورے پر جاتے (اور جب حضرت مخدوم اشرف سمنانی رضی اللہ عنہ کا آخری عشرہ محرم آیا یعنی آپ کی زندگی کا آخری محرم کا عشرہ آیا تو آپ رضی اللہ عنہ اور آپ کے اصحاب کا معمول یہ تھا کہ (اس سال" آخری" کا عشرہ آپ" رضی اللہ عنہ" کے اصحاب" خلفاء و مریدین" نے تلاوت قرآن میں بسر کیا جب عاشورے کا دن آیا" یعنی دس محرم

الحرام کا" تو آپ" رضی اللہ عنہ" کے حال میں کسی قدر تغیر نمایا ہوئے)

(بحوالہ:۔لطائف اشرفی جلد سوم ص ٦٦٦ لطیفہ نمبر ۵۹)

پیغام:۔حضرات اہل سنت ذرا غور کریں! مخدوم اشرف سمنانی رضی اللہ عنہ اور آپ کے اصحاب کے عمل صالحہ پر کہ قرآن کی تلاوت کرتے رہے پورے عشرہ محرم تک مگر آج ہمارا حال کیا ہے! ہمارا حال یہ کہ ہم امام حسین رضی اللہ عنہ کے نام پر ایک قرآن پاک تک ختم نہیں کرتے یہاں تک کہ ہم حسینی کہلانے والے پورے عشرہ میں ایک پارہ تک نہیں پڑھتے نہ اپنے گھروں میں امام حسین رضی اللہ عنہ اور شہیدان کربل کے نام پر قرآن خوانی کراتے ہیں۔

دوسری بات:۔ذرا غور کریں کہ غوث العالم حضرت سید مخدوم اشرف سمنانی رضی اللہ عنہ کی عادت شریفہ تھی کہ پورے عشرہ تک اپنی خانقاہ شریف ہی میں رہتے تھے شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ کو یاد کرتے اور دوسروں کو سناتے مگر آج نہ ہم کو شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ سننے کی عادت ہے نہ سنانے کی عادت اگر کہیں شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ کی محفل سجی بھی ہے تو لوگ سننے نہیں جاتے لیکن ہاں ہماری عادت قبیحہ یہ بنی ہوئی ہے کہ جیسے ہی محرم الحرام کا مہینہ شروع ہوا کہ ڈھول کی تلاشی شروع پھر ایک محرم الحرام سے لیکر دس محرم الحرام تک ادھر ادھر کھومتے جھومتے رہیں گے اور پھر دعویٰ یہ کہ ہم اصلی حسینی ہیں میرے بزرگوں! اگر ڈھول ڈھال لیکر گھومنے جھومنے کا نام حسینیت ہوتا! تو پھر حضرت سید مخدوم اشرف سمنانی رضی اللہ عنہ اپنے اصحاب کے ساتھ عشرہ محرم الحرام میں تلاوت قرآن پاک نہیں کر رہے ہوتے بلکہ آپ رضی اللہ عنہ بھی ڈھول ڈھال منگوا کر اپنی خانقاہ شریف میں بجوا رہے ہوتے مگر ایسا نہ آپ نے کیا نہ کرنے کا حکم دیا بلکہ تلاوت قرآن پاک کی اور کروائی معلوم ہوا امام حسین رضی اللہ عنہ سے سچی محبت وعقیدت یہ ہے کہ پورے عشرہ محرم الحرام میں امام حسین رضی اللہ عنہ کے ایصال ثواب کے نام پر قرآن کریم کی تلاوت کی جائے اور ذکر حسین و

شہداء کربلا کی محفل سجائی جائے اور ثواب بارگاہ عالی مقام و جملہ شہداء کربلا کے نام کی جائے یہ ہے اصلی حسینیت ۔

قارئین آپ نے لطائف اشرفی سے حضور سید مخدوم اشرف سمنانی رضی اللہ عنہ کے معمولات عشرہ محرم الحرام میں ملاحظہ فرمایا اب آپ حضرات مجدد سلسلہ اشرفیہ ہم شبیہ غوث اعظم شیخ المشائخ اعلی حضرت سید علی حسین اشرفی میاں اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ کی کتاب نایاب بنام ''صحائف اشرفی'' سے عشرہ اول محرم الحرام میں سلطان التارکین حضرت سید مخدوم اشرف سمنانی رضی اللہ عنہ کے معمولات ملاحظہ کریں چنانچہ لکھا ہے کہ :۔ ۸۰۸ھ میں جب رویت ہلال محرم ہوئی " تو " آپ " یعنی سید مخدوم اشرف سمنانی رضی اللہ عنہ " نے بہت خوشی ظاہر کی حاضرین کو تعجب ہوا کہ ہمیشہ حضرت ہلال محرم کو دیکھ کر روتے تھے اس سال خوشی کیوں فرمائی ؟ حضرت نور العین " یعنی سید عبد الرزاق ابن سید عبد الغفور جیلانی رحمۃ اللہ علیہ " نے جسارت کر کے عرض کیا کہ حضور کی خوشی ظاہر کرنے کا سبب کیا ہے؟ فرمایا " مخدوم اشرف نے " بابا یہ مہینہ میرے جد حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ہے اگر اس مہینہ میں انتقال کروں تو باعتبار مہینہ کے اپنے جد کی موافقت ہوگی ۔

(صحائف اشرفی جلد دوم ص ۱۲۸)

حضرات اہل سنت ! ذرا غور کریں کہ حضرت سید مخدوم اشرف سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے جد کریم امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا کتنا غم تھا کہ جیسے ہی محرم الحرام کا چاند آسمان پر طلوع ہوتا تھا آپ رونے لگتے تھے یعنی شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ کا دردناک واقعہ نظروں کے سامنے آجاتا تھا جس کے سبب آپ کے چشمان مبارک سے بے اختیار آنسو جاری ہوجاتے تھے دوسری طرف یہ دیکھیں کہ آپ علیہ الرحمہ کو اپنی موت کا علم بھی بعطائے الٰہی ہوگیا تھا کہ اسی ماہ محرم الحرام میں آپ کا انتقال ہونے والا ہے (از شبیر)

آگے لکھا ہے کہ :۔ حضرت محبوب یزدانی کا عشرہ محرم میں حسب معمول اعمال عاشورا مع اُصحاب ادا فرمانا معمول تھا کہ دہم " دس " محرم کو زنبیل گاندھے میں لٹکا کے دورہ کرتے " یعنی کبھی کبھی " اس سال " یعنی وصال کے سال " ــــــــ عشرہ اول محرم مع اُصحاب قرأت قرآن شریف میں بسر کیا ۔

(صحائف اشرفی ص ۱۲۸ تا ۱۲۹)

حضرات اہل سنت ! ذرا غور کریں کہ حضرت مخدوم اشرف سمنانی علیہ الرحمہ اور آپ کے خلفاء و مریدین کا معمول تو محرم الحرام کے عشرہ اول میں اعمال عاشورہ کرنا تھا " جیسے تلاوت قرآن کرنا " ذکر شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ کرنا " ایصال ثواب کرنا " وغیرہ مگر ہمارا معمول کیا ہے محرم الحرام کے عشرہ اول میں؟ یہ تو آپ سب کو بھی بخوبی معلوم ہے بتانے کی ضرورت نہیں کاش! ہم بھی اولیاء اللہ کے طریقے پر چلتے ہوئے یہ معمولات اپنالیں تو ہماری بگڑی بن جائے (از شبیر)

لعنت یزید تعلیمات مخدوم اشرف رضی اللہ عنہ کی روشنی میں

از قلم :۔ شبیر احمد راج محلی

سلطان التارکین غوث العالم محبوب یزدانی حضور سید مخدوم اشرف سمنانی چشتی رضی اللہ عنہ کی عادت شریفہ تھی کہ (" محرم الحرام کے " عشرے کے آخری دو تین روز یزید پر لعنت کرتے تھے اور آپ کے اصحاب (خلفاء و مریدین) بھی آپ کی موافقت کرتے تھے " یعنی وہ سب بھی یزید پر لعنت کرتے تھے " (جامع ملفوظات حضور نظام الدین یمنی رحمۃ اللہ علیہ مرید و خلیفہ حضور سید مخدوم اشرف سمنانی آگے لکھتے ہیں کہ (ایک مرتبہ اتفاقاً محرم کے ابتدائی دس دن شہر جون پور میں " حضور سید مخدوم اشرف سمنانی علیہ الرحمہ کے " بسر ہوئے ۔ آپ کا قیام مسجد عالی میں تھا ۔ آپ نے اپنے مقررہ دستور کے مطابق تمام معمولات عشرہ " محرم "

جملہ آداب کے ساتھ ادا کئے۔دسویں محرم کو ان وظائف کو پورا کیا جو مشائخ کے معمول رہے ہیں۔اوران سنتوں کو ادا کیا جنہیں علماء روا سمجھتے ہیں۔اس اثنا میں شہر کے بعض اہل علم اور ارباب فضل آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے۔مصافحہ کیا۔کوئی بات مصافحے کے دوران نکل آئی اس پر تھوڑی دیر مصافحے کے وقت گفتگو رہی۔آخر یہ طے ہوا کہ مصافحے سے فارغ ہو کر گفتگو کی جائے۔ملاقات کے لئے آنے والوں میں ایک صاحب مشہور فاضلوں میں سے تھے۔انہوں نے سوال کیا کہ آپ اپنی مجلس شریف میں یزید پر لعنت کرتے ہیں۔اس کا کیا سبب ہے۔آپ نے فرمایا کہ (علماء کے درمیان) یہ مسئلہ اختلافی ہے لیکن اکثر نامور عالموں اور فاضلوں نے لعنت تجویز کی ہے۔خاص طور سے وہ شخص جو انصاف پسند ہو۔خاندان مصطفوی کو دوست رکھتا ہو۔اور دودمان مرتضوی سے محبت کرتا ہو۔اس کے لیے اس میں کیا مضائقہ ہے؟ کیوں کہ وہ جانتا ہے کہ جس "یزید" شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر گوشوں پر اس قدر مظالم ڈھائے ہیں اور بتول (حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا) کے نور چشموں کو مصائب میں مبتلا کیا ہے وہ قابل لعنت کیوں نہ ہو؟ (پھر حضور سید مخدوم اشرف سمنانی علیہ الرحمہ نے یزید پلید پر لعنت کے جواز پر قرآن مجید سے یہ آیت شریفہ بطور استدلال پیش فرمایا(وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا)"ترجمہ" بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۵۸) (پھر حضرت مخدوم اشرف سمنانی نے فرمایا کہ ("اس آیت شریفہ" سے اہل فہم معلوم و مقرر کر سکتے ہیں" کہ یزید پلید پر لعنت کیوں کر جائز

ہے" (پھر) اس کے بعد مولانا محمود نے بحث کی اور علمی مقدمات درمیان میں لائے۔حضرت قدوۃ الکبرا" حضور سید اشرف سمنانی رحمۃ اللہ علیہ" نے علمی مقدمات کا جواب جچے تلے انداز میں دیا۔جب ایک دوسرے کے مقدمات کی تشریح نے طول پکڑا اور روایات ایک دوسرے کی تاویل میں تحلیل ہو گئیں تو زیر بحث مسئلے کو قاضی شہاب کے سامنے پیش کیا گیا حضرت قاضی صاحب نے ایک دوسرے کے مقدمات توجہ سے سنے پھر اپنا پہلو حضرت قدوۃ الکبرا" حضور سید اشرف سمنانی رحمۃ اللہ علیہ" کی جانب کیا۔(تو) آپ" یعنی حضور سید مخدوم اشرف سمنانی" نے بہت مضبوط دلائل دئے اس پر قاضی صاحب نے فیصلہ دیا کہ حضرت میر" (قدوۃ الکبرا" سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ") درست فرماتے ہیں۔(پھر) تقریباً بیس دن فضلائے شہر نے قاضی صاحب سے اس مسئلے (یعنی یزید پر لعنت جائز ہے کہ نہیں) پر بحث کی قاضی صاحب اسی مسئلہ کے تعلق سے رسالہ مناقب سادات تصنیف کیا۔(کاش یہ رسالہ مناقب سادات مل جائے اور آج نئے طریقے سے اسکی اشاعت ہو جائے تو ہم غلامان سادات کو بہت کچھ سمجھنے کا موقع مل جائے)۔حضرت قدوۃ الکبرا" سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ" نے بھی اس بحث سے متعلق ایک رسالہ تحریر کیا اور اس کا عنوان۔لعنت فسقی۔تجویز کیا۔اس" رسالہ" کی ابتدا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت سے کی ہے اور اسے یزید کے غلبے پر ختم کیا ہے۔(مرتب لکھتے ہیں) یہ ایک ضخیم رسالہ ہے جسے ضرورت ہو وہ خانقاہ سے طلب کر سکتا ہے (کاش یہ رسالہ بھی مل جائے اور اسکی پھر سے اشاعت ہو جائے تو ہم سنیوں کے دل کو سرور مل جائے) (لطائف اشرفی کے مرتب لکھتے ہیں کہ) حضرت قدوۃ الکبرا" حضور سید اشرف سمنانی علیہ الرحمہ" فرماتے تھے کہ جس شخص کو اس خاندان عالی (یعنی

خاندان آل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) سے ذرا سی بھی محبت ہوگی اور دودمان متعالی سے ذراسی بھی دوستی ہوگی وہ اس مسئلے کو سمجھ جائے گا" کہ یزید پر لعنت درست کیوں ہے" (پھر آگے لطائف اشرفی کے مرتب لکھتے ہیں کہ) حضرت قدوۃ الکبرا" حضور سید اشرف سمنانی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جس زمانہ میں یہ فقیر" سید اشرف سمنانی" بنگال گیا اور اولیاء زمانہ کے پیشوا اور نامور اصفیا کے جوہر حضرت مخدومی علاء الملت والدین" علاء الحق پنڈوی چشتی رضی اللہ عنہ" کی خدمت سے مشرف ہوا۔اس زمانے میں بھی بنگال کے نامور عالموں میں یہ بحث" کہ یزید پر لعنت جائز ہے کہ نہیں؟" جاری تھی سب نے عجیب طریقے سے جمع ہوکر اس فقیر" سید اشرف سمنانی" سے الٹی سیدھی بحث کی اس جماعت سے ایک ماہ تک بحث جاری رہی آخر الامر علمی مقدمات اور فقہی روایات پر دونوں اس فیصلے پر آئے کہ اس" یزید" پر لعنت فسقی جائز ہے۔

(لطائف اشرفی" یعنی ملفوظات محبوب یزدانی حضور سید مخدوم اشرف سمنانی۔مترجم جلد سوئم ص ٤٣٢ تا ٤٣٣ لطیفہ نمبر ٥١ جامع ملفوظات حضرت نظام الدین یمنی اشرفی علیہ الرحمہ۔مترجم پروفیسر ایس ایم لطیف اللہ۔طابع اوکھائی پرنٹنگ پریس کراچی (پاکستان)

مذکورہ بالا عبارات میں گر غور کیا جائے تو بہت کچھ سیکھنے سمجھنے کے لئے نکات ملتے ہیں جن میں سے چند فقیر راقم کے فہم ناقص کے مطابق تو یہ ہیں:۔

(1) اہل سنت وجماعت کے جمہور علماء کا مسلک یہی رہا ہے کہ یزید پلید پر لعنت جائز و درست ہے

(2) حضرت سید مخدوم اشرف سمنانی چشتی رضی اللہ عنہ یزید پلید کو فاسق و فاجر اور دشمن اہل بیت سمجھتے تھے اور ساتھ یزید پر لعنت کے صرف قائل ہی نہیں بلکہ یزید پلید پر لعنت کرتے بھی تھے لیکن یزید پلید پر لعنت کرنے کے باوجود

یزید کو کافر نہیں کہتے تھے۔

(3) حضرت مخدوم اشرف سمنانی علیہ الرحمہ اپنے وقت کے اتنے بڑے عالم باعمل تھے کہ اپنے موقف کے خلاف موقف رکھنے والوں سے علمی دلائل کے ساتھ مہینوں گفتگو فرماتے تھے اور اصلاح کرنے کی کوشش کرتے تھے نا کہ اپنے موقف کے خلاف موقف رکھنے والے پر فتویٰ جڑ کر اہل سنت وجماعت سے خروج و بائیکاٹ والا راستہ اپناتے تھے۔ بلکہ آپ علیہ الرحمہ اپنے موقف پر قرآن،حدیث،فقہ سے اس انداز میں استدلال فرماتے کہ مخالف اطمینان پاتے تھے پھر بھی گر کوئی انانیت و ضد کا شکار ہوتے تو آپ تیسری ذات کو جو کہ منصف ہو انکی طرف رجوع بھی کرتے تھے تا کہ دونوں فریقین کے درمیان فیصلہ ہو سکے۔

(4) حضور سید مخدوم اشرف سمنانی علیہ الرحمہ کے علم کا عالم یہ تھا کہ آپ کو کتابیں تصنیف کرنے کے لئے لائبریری کی ضرورت نہ ہوتی تھی نہ کثرت وقت کی ضرورت ہوتی بلکہ مختصر سے وقت میں ضخیم کتاب تصنیف فرمایا کرتے تھے۔

(5) بقول مخدوم اشرف سمنانی علیہ الرحمہ کے جس شخص کے دل میں اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین سے ذرا سی بھی محبت ہوگی ان کو کبھی بھی یزید پلید پر لعنت کرنے سے تکلیف نہ ہوگی۔

(6) مترجم لطائف اشرفی کے مطابق حضور سید مخدوم اشرف سمنانی علیہ الرحمہ کے مرید وخلیفہ جامع ملفوظات حضرت نظام الدین یمنی اشرفی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ لعنت فسقی رسالہ میں حضور سید مخدوم اشرف سمنانی علیہ الرحمہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور حکومت کا ذکر فرمایا اور ختم یزید کے غلبے پر کیا اور اب لطائف اشرفی مترجم جو ہے اس میں بھی" حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ" لکھا ہوا ہے یہاں سے جملہ غلامان اشرفیہ کو یہ صاف نظریہ اپنا لینا چاہیئے کہ جو بھی بندہ حضرت امیر معاویہ رضی

اللہ عنہ کے خلاف بکواس کرے وہ خود یزید پلید کی طرح پلید ہے۔

لعنت یزید اور اکابرین اہل سنت

ازقلم:۔شبیر احمد راج محلی

یزید پلید پر لعنت کرنے سے آج کل کچھ لوگوں کو زیادہ ہی تکلیف ہو رہی ہے تکلیف کی کیفیت کا حال یہ ہے کہ کہا جارہا ہے یزید پر شخصی لعنت جائز نہیں اور ناصبیت اس عروج کو پہنچ گئی کہ لکھا اور کہا جارہا ہے کہ ہمیں یزید سے نہ محبت ہے نہ نفرت۔حد تو تب ہوئی جب کچھ یزیدیوں نے یزید زندہ باد کا نعرہ لگایا مندرجہ ذیل میں اکابرین اہل سنت و جماعت کی عبارات یزید پلید پر لعنت کے متعلق پیش ہے ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) حضرت علامہ سعد الدین تفتازانی علیہ الرحمہ یزید پلید کے متعلق لکھتے ہیں کہ:۔حق یہ ہے کہ یزید کا امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل پر راضی اور خوش ہونا اور اہل بیت نبوت کی اہانت کرنا ان امور میں سے ہے جو تواتر معنوی کے ساتھ ثابت ہیں اگرچہ انکی تفاصیل احاد ہیں۔تو اب ہم توقف نہیں کرتے انکی شان میں بلکہ ان کے ایمان میں" یعنی توقف صرف کافر کہنے میں کرتے ہیں"۔اللہ تعالیٰ اس" یزید" پر اس کے دوستوں پر اور اس کے مددگاروں پر لعنت بھیجے۔

(شرح عقائد نسفی ص ۱۰۲؛ بحوالہ فضائل صحابہ واہل بیت ص ۲۶۲ تصنیف علامہ شاہ تراب الحق قادری علیہ الرحمہ ناشر زاویہ پبلشرز لاہور)

(۲) حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ یزید پلید کے متعلق لکھتے ہیں کہ:۔ہمارے نزدیک یزید مبغوض ترین انسان تھا اس بدبخت نے جو کارہائے بدسرانجام دیئے وہ اس امت میں کسی نے نہیں کئے۔شہادت امام

حسین رضی اللہ عنہ اور اہانت اہل بیت سے فارغ ہو کر اس بدبخت نے مدینہ منورہ پر لشکر کشی کی اور اس مقدس شہر کی بیحرمتی کے بعد اہل مدینہ کے خون سے ہاتھ رنگے اور باقی ماندہ صحابہ و تابعین کو قتل کرنے کا حکم دیا۔مدینہ منورہ کی تخریب کے بعد اس نے مکہ معظّمہ کی تباہی کا حکم دیا اور حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ذمہ دار ٹھہرا اور انہی حالات میں وہ" یزید" دنیا سے رخصت ہو گیا۔

(تکمیل الایمان ۱۷۹ بحوالہ فضائل صحابہ واہل بیت ص ۲۶۰ تا ۲۶۱ تصنیف علامہ شاہ تراب الحق قادری علیہ الرحمہ ناشر زاویہ پبلشرز لاہور)

(۳) یزید پلید کے متعلق مجدد سلسلہ اشرفیہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کا موقف کیا تھا آپ کی تصنیف" صحائف اشرفی" کی مندرجہ ذیل اقتباس سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے چناں چہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے جب ۱۳۳۰ھ میں شہر دمشق سفر فرمایا اور وہاں آثار قدیمہ اور مقدس مقامات کی زیارت فرمائی تو شہر دمشق میں ایک جامع مسجد ہے جسکا نام جامع مسجد بنی امیہ ہے جس کو جامع یحییٰ بھی کہا جاتا ہے اسی مسجد کے اطراف کے متعلق لکھتے ہوئے ایک مقام پر لکھتے ہیں کہ:صحن مسجد سے مشرق کی جانب مکان خزانہ یزید پلید کا تھا اور اس کے متصل سمت جنوب دربار یزید تھا اور اسی مکان میں سمت شمال کو ایک کوٹھری ہے جس کا طول وعرض تین گز سے زیادہ نہ ہوگا اسی میں اسیران اہل بیت رسالت کو مقید کیا تھا۔(پھر کچھ آگے لکھتے ہیں کہ: بیرون شہر قبرستان جاتے ہوئے کسی شخص کے مکان کی دیوار کے نیچے کچھ اینٹ اور پتھر کا ڈھیر ہے جو کوئی ادھر سے جاتا ہے اس ڈھیر پر پتھر مارتا ہے دریافت سے معلوم ہوا کہ اس مقام پر یزید پلید کی قبر ہے۔

(صحائف اشرفی جلد اول ص ۱۶٤، ناشر دار العلوم محمدیہ ممبئی)

(۴) امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کی مشہور زمانہ کتاب فتاویٰ رضویہ سے چند حوالے نقل ہے پہلے وہ ملاحظہ کریں اور فیصلہ کریں کہ امام

اہل سنت نے یزید پر لعنت کی ہے یا نہیں؟

یزید پلید کا فاسق و فاجر ہونا چناں چہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:۔ یزید کے فسق و فجور سے انکار اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر الزام ضروریات مذہب اہلسنت کے خلاف ہے۔

(فتاویٰ رضویہ مترجم جلد ١٤ ص ٦٢)

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رضی اللہ عنہ یزید پر لعنت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔ یزید بیشک پلید تھا، اسے پلید کہنا اور لکھنا جائز ہے، اور اسے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہ کہے گا مگر ناصبی کہ اہل بیت رسالت کا دشمن ہے، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

(فتاویٰ رضویہ مترجم جلد ١٤ ص ٦٠٦)

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رضی اللہ عنہ یزید پر لعنت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔یزید پلید علیہ ما یستحقہ من العزیز المجید قطعاً یقیناً باجماع اہل سنت فاسق و فاجر وجری علی الکبائر تھا۔

(فتاویٰ رضویہ مترجم جلد ١٤ ص ٥٩١ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور پاکستان)

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رضی اللہ عنہ یزید پر لعنت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔ یزید پلید--------کہ اس نے امام مظلوم سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کرایا۔

(فتاویٰ رضویہ مترجم جلد ١٠ ص ١٩٤)

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رضی اللہ عنہ یزید پر لعنت کرتے ہوئے لکھتے ہیں (یزید پلید کی طرح غارت ہو۔

(فتاویٰ رضویہ مترجم جلد ١٢ ص ٣٠٠)

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رضی اللہ عنہ یزید پلید پر لعنت کرتے ہوئے لکھتے:۔ہمیں یزید پلید اور اس کے ظالمانہ افعال واقوال سے کوئی سروکار نہیں اللہ

تعالیٰ ہمیں اس (یزید پلید) سے اور اس کی امثال سے پناہ عطا فرمائے۔

(فتاویٰ رضویہ مترجم جلد ١٤ ص ٦٤٧)

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رضی اللہ عنہ یزید پلید پر لعنت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔ یزید پلید علیہ ما علیہ------اُس خبیث کے زمانہ کو قوتِ دین وصلاح سے کیا تعلق-------ریحانہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس کے دستِ ناپاک پر بیعت نہ کرنے ہی کے باعث شہید ہوئے۔

(فتاویٰ رضویہ مترجم جلد ٢٩ ص ٢٢٣)

(۵) حضور صدر الشریعہ بدر الطریقہ علامہ امجد علی اعظمی رضوی علیہ الرحمہ اپنی مشور زمانہ کتاب بہار شریعت میں یزید پلید پر لعنت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔ یزید پلید فاسق فاجر مرتکبِ کبائر تھا، معاذ اللہ اس سے اور ریحانۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا نسبت۔۔۔؟! آج کل جو بعض گمراہ کہتے ہیں کہ: ''ہمیں ان کے معاملہ میں کیا دخل؟ ہمارے وہ بھی شہزادے، وہ بھی شہزادے'' ایسا بکنے والا مردود، خارجی، ناصبی مستحقِ جہنم ہے۔ ہاں! یزید کو کافر کہنے اور اس پر لعنت کرنے میں علمائے اہلِ سنّت کے تین قول ہیں اور ہمارے امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک سکُوت، یعنی ہم اسے فاسق فاجر کہنے کے سوا، نہ کافر کہیں، نہ مسلمان۔

(بہار شریعت جلد اول ص ٢٦٢ ناشر مکتبۃ المدینہ کراچی)

(٦) صدر الافاضل فخر الاماثل حضرت علامہ سید نعیم الدین قادری اشرفی مرادآبادی علیہ الرحمہ نے یزید پلید کو (بدبخت۔شقی۔پلید۔) لکھا۔

(دیکھیں! اطیب البیان ص ٣٥٢)

(۷) حضرت علامہ حسن رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب'' آئینہ قیامت'' میں یزید پلید پر لعنت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔ یزید پلید کا تختِ سلطنت کو

اپنے ناپاک قدم سے گندہ کرنا ان ناقابل برداشت مصیبتوں کی تمہید ہے جن کو بیان کرتے کلیجہ منھ کو آتا ہے اور دل ایک غیر معمولی بے قراری کے ساتھ پہلو میں بھڑک جاتا ہے، اس مردود نے اپنی حکومت کی مضبوطی، اپنی ذلیل عزت کی ترقی، اس امر پر منحصر سمجھی کہ اہل بیت کرام کے مقدس و بے گناہ خون سے اپنی ناپاک تلوار رنگے، اس جہنمی کی نیت بدلتے ہی ہی زمانے کی ہوا نے پلٹے کھائے۔

(آئینہ قیامت، ص۲۰، ناشر مکتبۃ المدینہ کراچی)

(۸) فقیہ ملت علامہ جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ صاحب فتاویٰ فیض الرسول اپنی کتاب ''خطبات محرم'' میں یزید پلید پر لعنت کرتے ہوئے لکھتے: ۔ پھر ابن زیاد بدنہاد نے امام عالی مقام کے سر مبارک کو۔۔۔اور انکے تمام جانثار شہدائے کرام کے سروں کو اور اسیران اہل بیت کو۔۔۔شمر غیرہ کی سرکردگی میں۔ یزید پلید کے پاس اس حالت میں روانہ کیا۔

(خطبات محرم ص ٤٣٥)

کیا ناصبیت کا وجود نہیں ہے؟

از قلم: ۔شبیر احمد راج محلی

اہل علم بخوبی جانتے ہیں کہ: اکابرین اہل سنت و جماعت برسوں سے اپنی کتابوں میں روافض ونواصب کا رد فرماتے آئیں ہیں اور ہم اصاغرین اہل سنت و جماعت کو درس دیتے رہے ہیں کہ روافض ونواصب ہر دو فرقہ باطل ہے اور انکی تعلیمات وتفہیمات زہر قاتل ہے ان سے تعلقات و روابط ایمانی کمزوری کی دلیل ہی نہیں بلکہ سراپا بے ایمان ہونے کا خطرہ ہے، مگر موجودہ وقت کا ایک المیہ یہ بھی ہے کہ روافض کے متعلق جو سبق ہمیں اکابرین نے پڑھایا تھا وہ تو ہمیں یاد ہے لیکن نواصب کے متعلق سبق ہم میں سے کچھ لوگ بھولتے جارہے ہیں تبھی آج

یہ دیکھا جارہا ہے کہ کچھ افرادِ اہل سنت نادانستہ طور پر نواصب کا کلیتاً انکار ہی کرتے نظر آرہے ہیں کچھ حضرات تو یہاں تک کہتے ، لکھتے نظر آرہے ہیں کہ **ناصبیت کوئی شئی نہیں** کچھ کہتے ہیں **ناصبیت کا وجود ہی نہیں**۔ جبکہ حقیقت اسکے برعکس ہے، کیوں کہ جس طرح روافض کا وجود ایک مسلم حقیقت ہے اسی طرح نواصب کا وجود بھی ایک مسلم حقیقت ہے اور جس طرح فی زمانہ روافض موجود ہیں اسی طرح فی زمانہ نواصب بھی موجود ہیں، ہاں ایک بات ضرور ہے زمانہ موجودہ کے روافض کی شناخت ماضی کے روافض کی طرح تھوڑی آسان ہے جیسا کہ موجودہ روافض ذاکرین کی تحریر وتقریر اس پر شاہد وعادل ہے مگر زمانہ موجودہ کے نواصب کی پہچان ماضی کے نواصب کی طرح آسان نہیں بلکہ تھوڑی مشکل ہے اور یہ ایک مسلم حقیقت ہے کہ جس شئی کی شناخت آسان ہو اس شئی سے بچنا بھی آسان ہوتا ہے لیکن جس شئی کی شناخت مشکل ہو اس سے بچنا بھی مشکل ہوتا ہے۔

اب راقم الحروف مندرجہ ذیل میں نواصب کے وجود اور موجود ہونے پر ساتھ نواصب کی شناخت پر اکابرین اہل سنت وجماعت کی کتب سے کچھ عبارات نقل کرتا ہے بغور ملاحظہ فرمائیں اور وہ حضرات اہل سنت اپنے نظریات پر نظر ثانی کریں جو کہتے ہیں کہ نواصب کوئی شئی نہیں، یا کہتے ہیں کہ نواصب کا وجود ہی نہیں۔

ردنواصب پر اکابرین کی عبارات

(۱) امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ فتاویٰ رضویہ میں ایک مقام پر فرماتے ہیں:

''انصافاً یوں ہی وہ مناقبِ امیر معاویہ وعمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ صرف نواصب کی روایت سے آئیں کہ جس طرح روافض نے فضائل امیر المؤمنین واہل بیت طاہرین رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں

قریب تین لاکھ حدیثوں کے وضع کیں" کمانص علیه الحافظ ابویعلی والحافظ الخلیلی فی الارشاد" (جیسا کہ اس پر حافظ ابویعلی اور حافظ خلیلی نے ارشاد میں تصریح کی ہے۔ت) یونہی نواصب نے مناقب امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حدیثیں گھڑیں کما ارشد الیه الامام الذاب عن السنة احمد بن حنبل رحمه الله تعالیٰ (جیسا کہ اس کی طرف امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی جوسنّت کا دفاع کرنے والے ہیں۔)

(فتاویٰ رضویہ مترجم جلد ٥ ص ٤٦١)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی اس عبارت سے صاف واضح ہے کہ روافض کی طرح دنیا میں نواصب کا بھی وجود ہوا اور جس طرح روافض نے شان اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میں احادیث وضع کی اسی طرح نواصب نے بھی شان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ وشان وعمرو بن العاص رضی اللہ عنہ میں احادیث وضع کی۔

(۲) اسی طرح اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی مندرجہ ذیل عبارت جس کا پس منظر یہ تھا کہ (اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ سے حامد علی خان بن الطاف علی نے ٦ جمادی الآخر ۱۳۲۹ھ کو تین سوال کئے ان میں سے ایک سوال یہ تھا کہ:

(ایک شخص نے بیان کیا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ، نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت میں شراب پی اور حالت نشہ میں نماز میں سورۃ غلط پڑھی؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ:

''امیر المؤمنین سیدنا مولانا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی نسبت امر مذکور کا بیان کرنے والا اگر اس سے شان اقدس مرتضوی پر طعن چاہتا ہے تو خارجی ناصبی مردود جہنمی ہے ورنہ بلاضرورت شرعیہ عوام

کو پریشان کرنے والا سفیہ، احمق، بدعقل، بےادب ہے''

(فتاوی رضویہ مترجم جلد ٢٥ ص ٢٠٤)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی اس عبارت سے بھی واضح ہے کہ نواصب کا وجود ہے اور نواصب اس قسم کی روایت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے کے لئے نمک مرچ لگا کر بیان کرتے ہیں۔

(۳) اسی طرح اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی مندرجہ ذیل عبارت جس کا پس منظر یہ تھا کہ اعلی حضرت علیہ الرحمہ سے (بنارس چھاؤنی محلہ ڈیٹھوری محل تھانہ سکرور سے مولوی عبدالوہاب نے بروز چہارشنبہ ۲۱ صفر ۱۳۳۴ھ کو ایک سوال کیا کہ:

''یزید کی نسبت لفظ یزید پلید کا لکھنا یا کہنا از روئے شرع شریف جائز ہے یا نہیں؟ یزید کی نسبت رحمۃ اللہ علیہ کہنا درست ہے یا نہیں؟ فقط''

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

''یزید بیشک پلید تھا اسے پلید کہنا اور لکھنا جائز ہے اور اسے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہ کہے گا مگر ناصبی کہ اہل بیت رسالت کا دشمن ہے، والعیاذ باللہ تعالیٰ''

(فتاویٰ رضویہ مترجم جلد ١٤ ص ٦٠٦)

اس عبارت سے صاف واضح ہے کہ نواصب کا وجود ہے اور اس عبارت پر غور فرمائیں تو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے نواصب کی شناخت بھی فرمادی! یعنی جو یزید پلید کی طرف داری کررہے ہیں، جو یزید پلید کی وکالت کررہے ہیں، جو یزید پلید کو جنتی بتارہے ہیں، جو یزید پلید کو رحمۃ اللہ علیہ لکھ رہے ہیں، وہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے بقول ناصبی ہیں، اور یزید کو پلید کہنے پر جن کو تکلیف ہورہی ہے وہ بھی ناصبی ہیں۔

اب ذرا بتائیں! کیا اب بھی آپ کہیں گے کہ نواصب کا وجود نہیں؟ کیا اب بھی آپ یہی نظریہ رکھیں گے کہ نواصب کوئی شئی نہیں؟ کیا اب بھی آپ فی زمانہ

نواصب کے موجود ہونے کا انکار کریں گے؟ اگر ہاں تو بتائیں! ان شاء اللہ تعالیٰ، اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی اس عبارت کی روشنی میں راقم آپ کو ایک نہیں بلکہ انیک ناصبی چلتا، پھرتا، لکھتا، بولتا، دیکھانے کو تیار ہے۔

(٤) اسی طرح ایک اور عبارت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی ملاحظہ کریں جس کا پس منظر یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے پاس (شہر کانپور توپ خانہ بازار قدیم مسجد صوبیدار سے ٦ ربیع الاول ١٣٣٨ھ کو ایک سوال آیا سوال ملاحظہ کریں:

’’کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مجموعہ خطب علمی کا پڑھنا نماز جمعہ وعیدین میں جائز ہے یا نہیں؟ چونکہ اس خطبہ میں کچھ اشعار اردو کے بھی شامل ہیں اسی وجہ سے تمام ہندوستان کے لوگ جن کی زبان اردو ہے اس کو بہت شوق سے سنتے ہیں اور اکثر بزرگ اس خطبہ کو بکثرت نماز جمعہ وعیدین میں پڑھا کرتے ہیں سید محبوب علی شاہ صاحب سکندریہ حیدرآباد دکھن جو مرید بھی کرتے ہیں اور وعظ بھی فرماتے ہیں انھوں نے بمبئی محلہ کماٹی پورہ گلی نمبر ٥ میں بآواز بلند بعد نماز جمعہ یہ فرمایا کہ مجموعہ خطب علمی کا پڑھنا اور سننا نماز جمعہ وعیدین میں ناجائز ہے اس سے نماز نہیں ہوتی ہے کیونکہ علمی کا مذہب رافضی تھا، لہذا بکمال ادب مستدعی ہوں کہ اس مسئلہ میں شرعا کیا حکم ہے، آیا مجموعہ خطب علمی کا پڑھنا اور سننا نماز جمعہ وعیدین میں ناجائز ہے یا نہیں، اور علمی کا مذہب کیا تھا؟ علمی نے خطبہ میں صحابہ کرام کی تعریف اور مدح بھی کی ہے مع حوالہ کتاب مطلع فرمائے، کہ نماز جمعہ وعیدین مجموعہ خطب مذکور بالا پڑھنے سے جائز ہوگی یا نہیں؟ اور درحقیقت اگر علمی کا مذہب اہلسنت والجماعت تھا تو جو شخص علمی کو

رافضی کہے اس کے حق میں کیا حکم ہے اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں، اور اس کا مرید ہونا کیسا ہے؟ بینوا توجروا‘‘

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ: ’’مولٰنا محمد حسن علمی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سُنّی صحیح العقیدہ اور واعظ و ناصح اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مداح اور میرے حضرت جد امجد قدس سرہ العزیز کے شاگرد تھے انھیں رافضی نہ کہے گا مگر کوئی ناصبی یا خارجی، دکھنی صاحب نے اگر کسی کی سُنی سنائی بے تحقیق کہہ دی تو یہ آیۃ کریمہ:

فَتَبَيَّنُوٓا اَنۡ تُصِيۡبُوۡا قَوۡمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصۡبِحُوۡا عَلٰى مَا فَعَلۡتُمۡ نٰدِمِيۡنَ

تحقیق کرلو کہیں جہالت کی وجہ سے کسی قوم پر حملہ آور نہ ہو جاؤ تو پھر تم اپنے کئے پر نادم ہو جاؤ۔ (ت) کا خلاف کیا۔

(پھر جواب کے آخر میں اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں:

’’اور بفرضِ غلط اگر معاذ اللہ کوئی بد مذہب ہی خطبہ تصنیف کرے اور وہ صحیح ہو اس میں کوئی بد مذہبی نہ ہو تو اس کے پڑھنے سے نماز کیوں ناجائز ہونے لگی۔ یہ دل سے مسئلہ گھڑنا اور شریعتِ مطہرہ پر افتراء کرنا ہے، ہاں اردو زبان خطبہ میں ملانا نہ چاہئے کہ خلاف سنت متوارثہ ہے یہ دوسری بات ہے اسے عدمِ جوازِ نماز سے کیا علاقہ، شخص مذکور اگر اپنی ان حرکات پر مصر رہے اور تائب نہ ہو تو اس کے پیچھے نماز نہ چاہئے نہ اس کے ہاتھ پر بیعت، **ویتوب اللہ علی من تاب** (اللہ تعالیٰ ہر توبہ قبول کرنے والے پر کرم فرماتا ہے، ت) **واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب**

(فتاویٰ رضویہ مترجم جلد ٨ ص ٤٥١ تا ٤٥٣)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی اس عبارت سے بھی واضح ہے کہ نواصب کا وجود

ہے اور اس عبارت سے تو یہ بھی واضح ہے کہ کسی سنی کو رافضی کہنا ناصبیت کی علامت ہے (یعنی جس طرح سنی کو ناصبی کہنا روافض کی علامت ہے اسی طرح سنی کو رافضی کہنا نواصب کی علامت ہے) ذرا غور تو کریں! جب سوال ہوا کہ خطب علمی کے مصنف علیہ الرحمہ کو رافضی کہا گیا تو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے یہ نہیں فرمایا کہ: کہنے والا ہوسکتا وہابی ہوگا، دیوبندی ہوگا، یا گمراہ ہوگا، بلکہ صاف حصر کے ساتھ فرماتے ہیں ان کو رافضی نہیں کہے گا مگر ناصبی، مطلب صاف ہے کہ سنی کو رافضی کہنے والا ناصبی ہی ہوتا ہے۔

(۵) اب ذرا آئیں حضرت علامہ شیخ علی حسین چریاکوٹی علیہ الرحمہ متوفی ۱۲۹۲ھ کی عبارات بھی ملاحظہ فرمائیں چنانچہ آپ علیہ الرحمہ نے نواصب و روافض کی عادت خاصہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا ہے:

''خوارج نواصب نے حضرت علی و اہل بیت کرام (رضی اللہ عنہم اجمعین) پر طرح طرح کی افترا پردازیاں کیں اور روافض ازواج مطہرات اور صحابہ کرام خصوصاً خلفائے ثلاثہ (حضرت ابو بکر صدیق، فاروق اعظم، عثمان غنی) رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر لعنت کرنا ثوات سمجھتے ہیں۔

(دم چار یار۔ موسوم باسم جدید شیعت کا پوسٹ مارٹم ص ۳۰ مصنف علامہ شیخ علی حسین چریاکوٹی متوفی ۱۲۹۲ھ ترتیب وتقدیم مولانا محمد افروز قادری چریاکوٹی ناشر نعمانی بک ڈپو)

ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ:

''شیعہ اور خوارج دو متضاد فرقے ہیں۔ شیعہ صحابہ کرام اور ازواج مطہرات پر لعن وتبرا کرتے ہیں اور بظاہر حضرت علی و اہل بیت کی محبت میں نغمہ سرائی کرتے ہیں۔ نواصب (خارجی) ہیں کہ حضرت علی اور اہل بیت پر لعن طعن وتبرا کرتے ہیں اور بظاہر صحابہ کرام اور

ازواج مطہرات کے مدح سرا بنتے ہیں''

(مصدر سابق ص ۴۱)

تیسری جگہ فرماتے ہیں کہ: ''خوارج و نواصب۔ اہل بیت رسول پر لعن وتبرا کرنا باعث فلاح سمجھتے ہیں۔ اور روافض ازواج مطہرات و صحابہ کرام پر لعنت کرنا اوران کو برا بھلا کہنا ذریعہ نجات جانتے ہیں''

(مصدر سابق ص ۵۰)

ان عبارات سے روز روشن کی طرح یہ بات عیاں ہے کہ روافض کی طرح نواصب کا بھی وجود ہے اور جس طرح روافض اہل بیت کرام کو چھوڑ کر دیگر صحابہ کرام پر تبرا کرتے ہیں ویسے ہی نواصب دیگر صحابہ کرام کو چھوڑ کر خصوصاً اہل بیت کرام پر تبرا کرتے ہیں اب بتائیں! کیا ان اکابرین کی عبارات ہوائی ہے؟ کیا اب بھی آپ کہیں گے کہ نواصب کوئی شئ نہیں، نواصب کا وجود نہیں، اگر نواصب کوئی شئ نہیں تو ہمارے اکابرین کو نواصب کی علامات کا علم کیسے ہوا؟

(٦) اسی طرح ماضی قریب کی ایک عظیم ہستی مفسر قرآن شارح بخاری و مسلم علامہ غلام رسول سعیدی علیہ الرحمہ سورۃ الشوریٰ کی آیت نمبر ۲۳ کی تفسیر کرتے ہوئے ایک مقام پر لکھتے ہیں:

''خلاصہ یہ ہے کہ صحابہ کرام اور اہل بیت عظام دونوں کی تعظیم وتکریم کی جائے، دونوں سے محبت رکھی جائے اور دونوں سے وابستہ رہا جائے اور یہ صرف اہل سنت و جماعت کی خصوصیت ہے کہ وہ صحابہ کرام اور اہل بیت عظام دونوں سے عقیدت رکھتے ہیں، اس کے برخلاف شیعہ اور رافضی اہل بیت سے تو محبت رکھتے ہیں لیکن صحابہ پر تبرا کرتے ہیں اوران سے بغض رکھتے ہیں اور ناصبی صحابہ کرام کی تعظیم وتوقیر کرتے ہیں اور اہل بیت کی مذمت کرتے ہیں اور خارجی

صحابہ اور اہل بیت دونوں کی مذمت کرتے ہیں''

(تبیان القرآن سورۃ الشوریٰ آیت نمبر ۲۳)

علامہ غلام رسول سعیدی علیہ الرحمہ کی عبارت سے بھی واضح ہے کہ روافض کی طرح نواصب کا وجود ہے، اور اہل بیت عظام کے دشمنوں کو ناصبی کہتے۔

کیا ناصبیت کا دخول سنیت میں ممکن ہے؟

(۷) اب ذرا دیکھتے ہیں کہ کیا ناصبیت کا دخول سنیت میں ممکن ہے؟ تو بالکل سنیت میں دخول ناصبیت کا امکان ہے اس سے کوئی بھی اہل علم انکار نہیں کرسکتا ہاں کچھ حضرات ضرور یہ کہتے ہوئے پائے جاتے ہیں کہ سنیت میں ناصبیت کا دخول ناممکن ہے جبکہ یہی حضرات دوسری طرف اس بات کے اقراری ہے کہ سنیت میں رافضیت کا دخول ممکن ہے اور سنیت کے بعض افراد میں رافضیت کا دخول ہو بھی گیا ہے تو ہم ایسے لوگوں سے کہتے ہیں کہ:

حضرت جی! جس طرح سنیت میں رافضیت کا دخول ممکن ہے ویسے ہی ناصبیت کا دخول بھی ممکن ہے اور جس طرح سنیت کے بعض افراد میں رافضیت کے اثرات پائے جاتے ہیں ویسے ہی سنیت کے بعض افراد ناصبیت کے بھی شکار ہوسکتے ہیں اور تلاش کی جائے تو شاید مل بھی جائے لیکن ہوسکتا ہے کوئی اب بھی کہے کہ نہیں! سنیت میں ناصبیت کے اثرات مرتب نہیں ہوسکتے ہیں، یہ محال ہے، تو چلیں دلیل کی دنیا میں چلتے ہیں تو لیجیے حضور والا! سنیت میں ناصبیت کا دخول ممکن ہی نہیں بلکہ ماضی میں سنیت کے بعض افراد کے اندر ناصبیت کے اثرات مرتب بھی ہوچکے تھے چنانچہ علامہ و مولانا محمد صدر الوریٰ مصباحی استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور ہند اپنی کتاب اصول جرح وتعدیل کے ایک مقام پر لکھتے ہیں:۔

''فضائل اہل بیت اطہار (رضی اللہ علیہم اجمعین) کے نام پر جس طرح

روافض نے کثرت کے ساتھ حدیثیں گڑھی (وضع کی) اس طرح روافض کے ساتھ مقابلہ آرائی کیلئے کچھ سنیوں نے بھی فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام سے کثرت کے ساتھ حدیثیں گڑھی (وضع کی) اور یہی تک بس نہیں بلکہ روافض سے مقابلہ آرائی میں حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کے فضائل کے نام سے بھی کثرت سے حدیثیں گڑھی گئی

(مقدمہ لسان المیزان صفحہ ۲۰۔بحوالہ، اصول جرح وتعدیل: صفحہ 17+18: مصنف علامہ و مولانا محمد صدر الوریٰ مصباحی استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور ہند)

الحمد للہ راقم الحروف نے دلائل کی روشنی میں ثابت کردیا کہ رافضیت کی طرح ناصبیت کا وجود ہے اور دونوں فرقے ماضی میں بھی تھے اب بھی دونوں فرقے موجود ہیں ہاں فرق اتنا ہے کہ رافضیت اب بھی ایک جماعت کی شکل میں موجود ہے لیکن ناصبیت بڑی جماعت کی شکل میں موجود نہیں۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہم اہل سنت و جماعت کو ناصبیت و رافضیت کے فتنہ سے محفوظ رکھے (آمین)

دعا کا طالب
شبیر احمد راج محلی
فون نمبر 7738778027

نوٹ

اگر لکھنے میں یا ٹائپنگ میں کہیں غلطی نظر آئے تو مطلع فرمائیں نوازش ہوگی